۲۰۲/۷۸۶

معصومۂ کربلا

مرثیہ۔۔۱۶

درحالِ شہزادی سکینہؑ بنت الحسین علیہ السلام

مصنفۂ

شاعرِ ملّت حضرت میر محمد باقرؔ رضوی امانت خانیؒ

سالِ تصنیف۔۔۱۳۹۰ھ م ۱۹۷۰ء

تعداد بند۔۔(۱۲۵)

www.emarsiya.com

کیفیتِ شباب ہے وارفتگی کا دَور
ان میں نہیں ہے کوئی حقیقی خوشی کا دَور
پیری کا دَورِ ضعف ہے اک بے حسی کا دَور
زرّین دَور اصل میں ہے کمسنی کا دَور
طفلی کو بے گناہی کا مفہوم کہتے ہیں
معصوم جو نہیں اُسے معصوم کہتے ہیں

طفلی تو جانتی ہی نہیں مکر سازیاں
بے ساز ہوکے دُور رہیں ساز بازیاں
قدموں کو اس کے چومتی ہیں سرفرازیاں
مُنہ اس کا چومتی نہیں تہمت طرازیاں
بُھوت۔اس کے پاس آنہیں سکتا ہے پُھوٹ کا
سائے سے بھاگتا رہا شیطان جُھوٹ کا

دامِ فریب میں یہ گرفتار ہی نہیں
دشمن کی طرح خصلتِ پیکار ہی نہیں
جذبِ نفاق ۔ ذہن کے افکار ہی نہیں
بس ایک ہے ہنسی ۔ کوئی ہتیار ہی نہیں
میدانِ دل میں اسکی لڑائی بھی خوب ہے
پھولوں کی اس چھڑی سے ہی فتحِ قلوب ہے

نادم نہیں جو کھیلتی شرمندگی کا کھیل
تاروں کا ہے شمار کہ رخشندگی کا کھیل
چشمک ہے آفتاب سے تابندگی کا کھیل
یہ کھیلتی ہے موت سے بھی زندگی کا کھیل
سبزے کو سبز سبز بچھونا سمجھتی ہے
سارے جہاں کو ایک کھلونا سمجھتی ہے

فطرت ہے نیک اس کی خصایل میں بد نہیں
بھولی ہے اس کی بات سیاسی خرد نہیں
دُنیا سے دوستی ہے کسی سے بھی کد نہیں
ننھّے سے دل میں اسکے کسی سے حَسَد نہیں
آتا ہے ہیر پھیر۔ نہ اس میں بہانہ ہے
اہلِ حَسَد پہ اسکی ہنسی تازیانہ ہے

www.emarsiya.com

لفظوں میں اپنے پڑھتی ہے عزت پہ فاتحہ | الفت کی یاد کیا ہے محبت پہ فاتحہ
معصومیت ہے اسکی ۔ طہارت پہ فاتحہ | پڑھتی نہیں ہے مکر کی تُربت پہ فاتحہ

بن کر ہنسی کی برق ۔ گری کوندتی ہوی
پھرتی ہے یہ مزارِ دغا روندتی ہوی

کتنے حسیَن وصف ہیں اس خوش خصال کے | شہرے ہیں اس کے معنوی حُسن و جمال کے
قدرت سنوارتی ہے اسے دیکھ بھال کے | ماں باپ باغبان ہیں اس نونہال کے

رشتہ یہ وہ ہے ۔جس کو تمنا سے جوڑ دیں
یہ ۔ ایک نرم ٹہنی جدھر چاہیں موڑ دیں

اس کو خیال و فکر کی جنت پہ ناز ہے | بے لوث دل ہے ۔حق کی امانت پہ ناز ہے
پاکیزگی سیرت و فطرت پہ ناز ہے | معصومیت نُما بشریت پہ ناز ہے

جوہر عمل کا دیتی ہے سیرت کے کنز سے
سارق کا ہاتھ کاٹتی ہے تیغِ طنز سے

طفلی ۔ خیالِ خُلد میں خود حُور ہوگئی | معصومیت کے نام سے مشہور ہوگئی
قدرت کے انتظام سے مجبور ہوگئی | شامِ شباب آتے ہی کافور ہوگئی

ڈھونڈ ہے سے بھی نہ اس کا پتہ کوئی پا سکا
نقشِ قدم بھی اس کا نظر تک نہ آ سکا

طفلی نے پائے مکر میں کانٹا چُبھو دیا | ہر اہلِ دل میں تخم ۔ محبت کا بُو دیا
اک حال میں خوشی و غمی کو سمو دیا | سب کو ہنسا دیا ۔تو کبھی ہنس کے رُو دیا

بڑھتی گئی جو عُمر ۔ تو سِن کا اثر گیا
بہلا رہی تھی دل ۔ کہ زمانہ گزر گیا

www.emarsiya.com

طفلی ہے کیا ۔ حیات کے جادے کی راہبر
اک بولتی ہوی شبِ تخلیق کی سحر
گلزارِ زندگی کا بھبکتا ہوا شجر
پیری کے دَورِ ضعف کی روتی ہوی خبر
ہے اختتامِ عُمر کا عنواں لئے ہوئے
تعبیر اس کی خوابِ پریشاں لئے ہوئے

شُہرت کا ہے خیال اسے اور نہ نام کا
احساس دل میں رکھتی ہے اپنے مقام کا
جذبہ دلِ صفا میں نہیں انتقام کا
یہ خواب دیکھتی ہے جوانی کی شام کا
ششدر ہے زندگی کی اسیری کو دیکھ کر
ڈرتی ہے یہ خیال میں پیری کو دیکھ کر

اس کا سکون ۔ قیس کی وحشت پہ طنز ہے
اس کی نماز ۔ نفلی اطاعت پہ طنز ہے
سجدہ نہیں ۔ ریائی عبادت پہ طنز ہے
اس کا خلوص ۔ جُھوٹی محبت پہ طنز ہے
تحقیر سے دغا کی کمر اس نے توڑ دی
بس کھیل کھیل ہی میں کلائی مروڑ دی

پہلو میں اس کے قلب ہے صدق و صفا پسند
اس کا ہر ایک کام ہوا ہے خدا پسند
گلگشت گلستاں میں ہے اس کی صبا پسند
بالواسطہ بنی ہے یہ ناز و ادا پسند
آئے ادا کے تیر ۔ کمانوں کی آنکھ سے
دیکھے ہیں اس نے ناز ۔ جوانوں کی آنکھ سے

دَورِ خزاں ہی ذہن میں جس کے بہار ہے
آنکھوں میں خار ۔ سُرمۂ دنبالہ دار ہے
وہ ذہنیت ۔ کہ غم بھی جسے خوشگوار ہے
جس کی نظر میں ایک گھروندا ۔ مزار ہے
اک زندگی کا کھیل ہیں انفاسِ زندگی
احساسِ موت جس کو نہ احساسِ زندگی

www.emarsiya.com

جس کو ہے ربط ۔ قلب سے ایسی زبان ہے | ایسی نظر ۔ کہ جس میں تماشہ جہان ہے
پستیٔ ذہن یوں ۔ کہ دماغ آسمان ہے | وہ کمسنی ۔ کہ جس میں ضعیفی جوان ہے

الفت وہ ۔ جس میں قید نہ غیر و عزیز کی
وہ عقل ۔ جس میں کچھ نہیں قوت تمیز کی

وہ صدق جس سے جُھوٹ کا چہرہ ہوا ہے فق | جسکی زباں پہ لازمہ فطرت کا لفظِ حق
دُنیا کو بے ریائی کا جس سے ملا سبق | زرّیں رقم ہے جس کے صحیفے کا ہر ورق

رنگینیٔ خیال کا منظر نظر میں ہے
دَورِ شباب جس کا سُنہری سحر میں ہے

چلتی ہے یہ جہان میں پیری کے ہم قدم | ٹھکرادیں سامنے ہو اگر جامِ جم قدم
باغِ جہاں میں یہ ہے گل افشاں قدم قدم | پہچانتے نہیں رہِ دیر و حرم قدم

ہر طَور اس کا طَور ہے اک ڈھب نہیں کوئی
فطرت شعار اس کا ہے مذہب نہیں کوئی

وہ عُمر جو شباب و ضعیفی کی پردہ دار | وہ پھول جو ہے سارے جہاں کے گلے کا ہار
وہ منتظر شباب کا جس کو ہے انتظار | وہ وزن جو عدو کے بھی دل پر نہیں ہے بار

ایسی ادا کہ جس سے خجل دشمنی ہوی
جو دیدۂ ولا کی ہے پُتلی بنی ہوی

ہر ہر قدم پہ ٹھوکریں کھاتے ہوئے حواس | اک خواب بن ہی جائیگا اُترا ہوا لباس
آئینہ ایسا جس میں جوانی کا انعکاس | چہرے پہ گر نمک ہے تو باتوں میں ہے مٹھاس

نذرِ متاعِ قلب و نظر دے رہے ہیں سب
یہ بولتی ہے اور مزا لے رہے ہیں سب

www.emarsiya.com

ایسا نشانہ جس کو ہے پیکاں کا سامنا | ایسا سفینہ جس کو ہے طوفاں کا سامنا
ایسا فرشتہ جس کو ہے شیطاں کا سامنا | مریم یہ ایسی جس کو ہے بُہتاں کا سامنا

پیشِ نظر حجاب نہیں ہے نقاب کا
یعنی ڈرا رہا ہے زمانہ شباب کا

ایسا خضر ۔ کہ مَس ہی نہیں رہ گزار سے | ایسا خلیل ۔ کھیل جو سکتا ہے نار سے
ایسا مسیح ۔ مُردہ کھسیٹے مزار سے | ایسا کلیم جو نہیں ڈرتا ہے مار سے

آواز جس کی درد بھری صوت سے ملے
جو شوق سے گلے ملک الموت سے ملے

پہچانتی نہیں ابھی بدرِ کمال کو | خنجر سمجھ رہی ہے فلک پر ہلال کو
غصّے سے دیکھتی ہے زمانے کے حال کو | ٹھوکر لگا رہی ہے سیاست کی چال کو

کچھ واسطہ نہیں ہے فراز و نشیب سے
طائر یہ وہ جو دُور ہے دامِ فریب سے

معلوم ہی نہیں ہے اسے معنئ بشر | گہوارہ اس کے حق میں ہے جنت کا ایک گھر
ہے مُٹھیوں میں بند قلم کاریٔ ہنر | لیتی ہے کیا مزے یہ انگوٹھے کو چوس کر

جُھولے میں اسکو بُھوک کے جذبے رُلاتے ہیں
ماں باپ کی طرح میں فرشتے ہنساتے ہیں

طفلی کا ارتباط ہے آفاقیت کے ساتھ | آفاقیت کا جوڑ ہے محبوبیت کے ساتھ
محبوبیت کا ساتھ ہے انسانیت کے ساتھ | انسانیت شریک ہے معصومیت کے ساتھ

معصومیت ہو کسطرح لطف و عطا سے دُور
عصیاں قریب اسکے ہیں لیکن سزا سے دُور

www.emarsiya.com

طفلی ہے کیا خیال کی اک زندہ آرزو
دُنیا میں سانس لیتی ہوی دل کی جستجو
مستقبلِ حیات سے خاموش گفتگو
فطرت کا ہاتھ تھامے ہوئے قوتِ نُمو

اک محوِ سرخوشی جو خیالِ بہار میں
رفتارِ بے صدا روشِ لالہ

ارماں ہے جس میں یہ وہ کلی ہے گلاب کی
کیفیتیں ہیں اس میں نہاں انقلاب کی
گہوارۂ جہاں میں یہ دُنیا ہے خواب کی
معصوم ۔ ضو یہی تو ہے مہرِ شباب کی

اک دیدہ زیب عکس ۔ مصوّر کے خواب کا
طفلی نہیں ہے ایک ہے خاکہ شباب کا

فطرت سے کوئی کر نہیں سکتا جُدا اسے
اس عُمر میں ڈراتی نہیں ہے قضا اسے
تا چرخ لے چلی ہے ادائے دُعا اسے
بوڑھوں سے بھی زیادہ یقینِ خدا اسے

اس کے تصورات میں دُنیا و دیں شریک
اللہ کے خیال میں کوئی

آنکھیں بھی دیکھ سکتی ہیں جسکو یہ وہ ہے راگ
بے لاگ وہ کہ جسمیں ذرا بھی نہیں ہے لاگ
خصلت نہیں ہے ڈسنے کی جسمیں یہ وہ ہے ناگ
ہنستا ہوا ہے پھول۔بھڑکتی ہوی ہے آگ

پتھر کا دل بھی اس نے ہنسی سے گلا دیا
برقِ غضب سے خود کا

قصّوں کی سیر اس کے تفنّن کے واسطے
بیتاب خواب۔لوریوں کی دُھن کے واسطے
یہ اک مثال۔حُسنِ تمدُن کے واسطے
مادر کی زلف اس کے ہی ناخن کے واسطے

جو غیظ کے کمال کو ہنسنے میں ٹال دے
مَشاّطہ وہ ۔ کہ زلف میں گرہیں جو ڈال دے

www.emarsiya.com

انسانیت کا حُسنِ تعرّف بنی ہوی | مرنے کے بعد وجہِ تاسُّف بنی ہوی
تعبیرِ خوابِ شانِ تلطُّف بنی ہوی | بازارِ مصرِ قلب میں یوسف بنی ہوی

معصومیت کی جو ہے ادا دلنواز ہے
جس پر شبابِ حُسنِ زلیخا کو ناز ہے

اپنے تصورات میں ایسی ہوی اسیر | گاہے بنی امیر تو گاہے بنی فقیر
جُھک جائے تو کمان بنی تن گئی تو تیر | خوش فہمیوں میں ہے جو جواں مضحکے میں پیر

نظروں میں ہے جہاں کے تماشا کئے ہوئے
ہر عہدِ عُمر کا ہے تصور لئے ہوئے

طفلی کے سبزہ زار پہ سایہ شباب کا | یا کھل گیا ہے ذہن میں تختہ گلاب کا
یہ عہد جاگتے میں زمانہ ہے خواب کا | جھگڑا نہیں ہے اس میں حساب و کتاب کا

کوئی گرفت ہی نہیں افعال کے لئے
فرصت کا دَور کاتبِ اعمال کے لئے

ظاہر کبھی ہوی یہ تمنا کی شکل میں | باغِ نظر میں ہے گُلِ زیبا کی شکل میں
بہتی ہے سطحِ آب پہ موسیٰؑ کی شکل میں | آئی ہے اس جہان میں عیسیٰؑ کی شکل میں

جُھولے میں ہے دلیلِ مُسلّم بنی ہوی
یعنی گواہِ عصمتِ مریمؑ بنی ہوی

معصومیت کے حُسن کا معیار ہوگئی | آغوشِ مصطفیٰؐ کے سزاوار ہوگئی
جُھولے میں آکے مطلعٔ انوار ہو گئی | حیدرؑ کی شکل میں یہ نمودار ہوگئی

موسیٰؑ کو اس نے دنگ کیا اپنے عہد میں
دو کردیا ہے کلّۂ اژدر کو مہد میں

www.emarsiya.com

اہلِ وِلا کے بچوں کا کرتا ہوں اب بیاں
جوہر عیاں سخن کے ہوں اب تک جو ہیں نہاں
افکار میں رواں ہو مضامیں کا کارواں
شاعر کی فکر ۔ حُسنِ تفکُّر سے ہو جواں
حُبِ علیؑ ہے قلب میں یہ خوش صفات ہے
طفلی نہیں ہے ایک مقدّس حیات ہے

ہوتا ہے اس پہ ماہِ محرم کا یہ اثر
تمثیلِ گاہوارۂ بے شیر دیکھ کر
رہتی ہے اپنے دَور کے کھیلوں سے بے خبر
کرتی ہے آنسوؤں سے یہ دامن کو اپنے تر
تشنہ لبی کی یاد کا ساغر پیئے ہوئے
جُھولے کے گرد پھرتی ہے کوزہ لئے ہوئے

نعمت ہے یہ جہان میں ربِ قدیر کی
ظاہر ہوی ہے طینتِ فاضل خمیر کی
الفت ہے اس کے دل میں جنابِ امیرؑ کی
تشکیل ہے اسی سے گروہِ صغیر کی
ماتم بپا ہے شاہؑ کے دلبر کے نام کا
ہے ہاتھ میں نشاں علی اصغرؑ کے نام کا

بزمِ عزا میں کرتی ہے یہ نالہ و فغاں
سُنتی ہے گوشِ قلب سے اکبرؑ کی ہچکیاں
سرورؑ کی پیاس اس کو نظر آتی ہے دھواں
طفلی کی آنکھ دیکھتی ہے زخمِ نوجواں
سرورؑ کی بیکسی پہ یہ آنسو بہاتی ہے
ہاتھوں سے اپنے لاشۂ اکبرؑ اُٹھاتی ہے

عبدالہٰہِ حسنؑ کی ہے طفلی کا ماجرا
کرتا تھا وار شہؑ پہ جو اک بانیٔ جفا
بیٹھے تھے شاہؑ خاک پہ بچہ یہ آ گیا
سُوجھا نہ کچھ بھی ہاتھوں کو اس نے بڑھا دیا
اطفال۔درسِ نُصرتِ حق آج پڑھتے ہیں
طفلی کے لاکھوں ہاتھ ہیں آگے جو بڑھتے ہیں

www.emarsiya.com

سُنتی ہے جب یہ عونؑ و محمدؑ کی کارزار | اک جوش اس کے بُشرے سے ہوتا ہے آشکار
بنتی ہے یہ بیانِ شہادت میں سوگوار | ہوتی ہے حالِ حضرتِ قاسمؑ پہ اشکبار

زخموں کے گل کا ایک سراپا بنا ہوا
قاسمؑ کو دیکھتی ہے یہ دولھا بنا ہوا

مُسلمؑ کے لال سب کو رُلاتے چلے گئے | کیا بیکسی جہاں کو دکھاتے چلے گئے
سجدے میں یہ سروں کو کٹاتے چلے گئے | یوں عظمتِ نماز بتاتے چلے گئے

معصومیت کی شکل میں شب زندہ دار ہیں
سائے میں تیغ کے یہ عبادت گزار ہیں

طفلی کا جو ہے رب وہ ہے دُنیا کا کارساز | طفلی ہے عابدین کے زُمرے میں سرفراز
اس سِن میں مانتا ہوں کہ واجب نہیں نماز | لیکن ابھی سے ہے درِ توفیق اس پہ باز

پوچھے کوئی تو کہتی ہے اُسکے جواب میں
''مشغولِ حق ہوں بندگئ بوترابؑ میں'' غالبؔ کا مصرعہ

طفلی کے قلب میں ہے شہادت کی آرزو | حُبِ حسینؑ ۔ فاضلِ طینت کی آرزو
قرباں ہو جان۔جذبۂ نُصرت کی آرزو | اصغرؑ پہ ہو نثار ۔ محبت کی آرزو

اس وقت بے شمار نشانے ہیں تیر کے
ہر طفل کا گلا ہے گلو پر صغیر کے

شبیرؑ نے خرید لی جب ارضِ کربلا | بچوں سے بھی یہ اہلِ قبیلہ کے تب کہا
لاشے اگر نہ دفن کریں بانئِ جفا | تم اُن پہ کھیل کھیل ہی میں خاک ڈالنا

طفلی کی آرزو میں نہ ہرگز کمی ہوئی
ہاتھوں کی ہے لکیروں میں مٹی جمی ہوئی

www.emarsiya.com

ماہِ عزا ہے اس کے لئے غم کی کائنات
اصغرؑ کا جُھولا اس کے لئے کشتیٔ نجات
اشکِ رواں ہے ذہن میں بہتی ہوی فرات
طفلی ہے یہ عجیب ہیں اسکے تصورات

بے شیر کے بچاؤ پہ مائل یہ ہوتی ہے
اُس سنسناتے تیر کے حائل

بچی کی پیاس اس کے لئے دردِ مستقل
یہ ذہن میں ہے مشکِ سکینہؑ کے متصل
یہ زخم وہ ہے ہو نہیں سکتا جو مُندمِل
رکھا ہے اس نے مشک کے روزن پہ اپنا دل

مجلس میں موجِ آب کے خنجر بھی چل گئے
پانی وہاں بہا ۔ یہاں آنسو نکل گئے

آئی ہے مجلسوں میں یہ محشر لئے ہوئے
نُصرت کا ہے خیال میں لشکر لئے ہوئے
روتی ہے دل کے درد کا جوہر لئے ہوئے
ہاتھوں پہ اپنے ذہن میں ہے سر لئے ہوئے

سینے پہ اسکے درد کے سانچوں کا عکس ہے
ماتم کے ہیں نشاں۔کہ طمانچوں کا عکس ہے

ہوتا ہے سینہ ضرب سے ماتم کے لال لال
اشکوں سے زخمِ گوشِ سکینہؑ کا اندمال
کرتی ہے یہ مجالسِ شہؑ میں بصد کمال
ظالم کے تازیانوں کا آتا ہے جب خیال

لگتے ہیں زخم اور ۔ دلِ چاک چاک پر
بچی کے ساتھ یہ بھی تڑپتی ہے خاک پر

صہبائے غم سے قلب کا بھرپور ہے ایاغ
رکھتی ہے یہ سکینہؑ کے مرنے کا دل پہ داغ
ہے سوگوارِ دخترِ سرورؑ دل و دماغ
لَو شمعِ دل کی۔بنتی ہے زندان کا چراغ

رہتا ہے ہاتھ اس کا دلِ پاش پاش پر
روتی ہے زار زار سکینہؑ کی لاش پر

www.emarsiya.com

جُھولے میں یہ نہیں ہے شگفتہ گلاب ہے | آنکھوں میں اس کی باغِ جناں۔اسکا خواب ہے
ارشاد یہ امامؑ کا کیا لا جواب ہے | بچوں کا ہاتھ پاؤں ہلانا ثواب ہے

یہ بھی عجیب منزلیں لطف و عطا کی ہیں
خوش فعلیاں نہیں ۔ یہ عبادت خدا کی ہے

اشکِ عزائے شاہؑ جو ہوتے ہیں بیقرار | رومالِ فاطمہؑ میں یہ گرتے ہیں غم گسار
بچے جو مومنین کے مرتے ہیں شیر خوار | کیسے وہ خوش نصیب ہیں کیا اُنکا ہے وقار

ہوسکتے ہی نہیں یہ فراموشِ فاطمہؑ
اِن کی جگہ ہے خلد میں آغوشِ فاطمہؑ

حیراں کیا ہے دہر کو ان کے مقام نے | روشن کیا نگاہ کو زلفوں کی شام نے
دل سے لگا لیا ہے اِنہیں خاص وعام نے | اپنی دُعائے قاف میں ہشتم امامؑ نے

بچوں کے اعتبار کا بھی واسطہ دیا
طفلانِ شیر خوار کا بھی واسطہ دیا

طفلی کی یہ ہے شان یہ طفلی کا ہے وقار | دیکھے سے جس کے دنگ ہوی چشمِ روزگار
یوں شکل میں حسینؑ کی ہوتی ہے آشکار | سجدے میں ہیں رسولؐ یہ ہے پُشت پر سوار

اندازۂ بیانِ تلاوت بڑھا دیا
جس نے نبیؐ کا ذکرِ عبادت بڑھا دیا

اب سُنئے کچھ آئمہؑ کے اطفال کا بیاں | جو ہوگئے شہیدِ جفا زیرِ آسماں
دل سے اگر بیاں ہو شہادت کی داستاں | منظر سے اُس کے دیدۂ محفل ہو خوں فشاں

زنجیرِ واقعہ ہو ۔ اسیری بنی ہوی
طفلی اثر سے اُس کے ہو پیری بنی ہوی

www.emarsiya.com

پہلا شہید لالِ علیؑ و بتولؑ کا
روداد حشر سے نہیں کم جس کا ماجرا
محسنؑ بنِ علیؑ ولی جس کا نام تھا
گرنے سے در کے بطن میں مادر کے مر گیا
زہراؑ کو اس کی موت کا صدمہ شدید ہے
اطفالِ اہلبیتؑ کا ننھا

عبدؑ الہہِ صغیر تھا شبرؑ کا نونہال
خوش خُو وخوش خصال وخوش انجام وخوش جمال
گزرے تھے جسکی عُمر کے دُنیا میں سات سال
اُس کو شہید کر گیا طلحہ زبُوں خصال
ابنِ حسنؑ کی موت عجب دردناک ہے
یثرب کی سرزمین میں جو زیرِ خاک ہے

عبدؑ اللہ ایک اور تھا شبیرؑ کا پسر
دو سال کا تھا صرف یہ معصوم ۔ خوش سیر
چھوٹی سی عُمر میں سوئے جنت کیا سفر
قاتل ہے اس کا ازرقِ ملعون و بد گہر
مقتل ہے اس غریب کا میدانِ کربلا
مدفن ہے اس کا گنجِ شہیدانِ کربلا

دل تھام کر صغیر کی اب داستاں سُنو
پیاسا فضا میں لینے لگا ہچکیاں سُنو
فطرت بھی رُو رہی ہے صدائے فغاں سُنو
صاحب دلو۔کڑکتی ہے رن میں کماں سُنو
آنسو ٹپک رہے ہیں شہِؑ مشرقین کے
کیوں ہاتھ تر بہ تر ہیں لہو میں حسینؑ کے

اصغرؑ بنِ حسینؑ ۔ علمدارِ حُریّت
رکھتا ہے جو شہیدوں میں ممتاز حیثیت
تحریرِ کلکِ تیر ۔ شہادت کی کیفیت
جس کی ہنسی ۔حسینؑ کے مقصد کی تقویت
اشکوں میں جس نے حُسنِ تبسم دکھا دیا
ایسا ہنسا کہ سارے جہاں کو رُلا دیا

www.emarsiya.com

بس جانتا ہے علمِ امامت ہی جس کی بات | وہ جس کی ہچکیوں سے تموج میں تھی فرات
نظروں میں جس کی بن گئی گہوارہ۔کائنات | حیراں جنابِ خضرؑ ہیں وہ مختصر حیات

ایسا یہ غم ۔ کہ دل میں پھپولے بنے ہوئے
پہلو میں دل دھڑکتے ہیں۔جُھولے بنے ہوئے

مظلومیت جہان کو جس کی رُلا گئی | جس کی بقا شگفتگئی گُل دکھا گئی
جس کی ممات ۔ ظلم کا پردہ اُٹھا گئی | جس کو ہوائے تیر سے بس نیند آگئی

فطرت بدل کے معجزہ جس نے دکھا دیا
رونے کا جو مقام تھا واں مسکرادیا

پیاسا ہی چل بسا چھ مہینے کا یہ صغیر | کمسن مجاہدین میں جس کی نہیں نظیر
جس نے کیا ہے گیسوئے غم میں ہمیں اسیر | قاتل ہے جس کا حرملہ۔ مارا تھا جس نے تیر

ہے کربلا میں غم کے دفینے پہ جسکی لاش
مرقد میں ہے حسینؑ کے سینے پہ جسکی لاش

چوتھے امامؑ کا تھا پسر تھا حسینؑ نام | شیریں مقال۔صاحبِ کردار۔ خوش خرام
چھ سال ہی کی عُمر میں جو ہوگیا تمام | منصور نے شہید کیا جس کو لا کلام

جس کا شمار سلسلۂ حیدری میں ہے
مدفون جو غریب مقامِ دَری میں ہے

عابدؑ کا تھا اک اور پسر نام تھا سعید | سِن جس کا تین سال تھا۔تھا حُسن میں وحید
اطوار میں حمید تھا۔اوصاف میں رشید | جس طفلِ بے خطا کو کیا عَمر نے شہید

مقتول ۔ بے قصور یہ طفلِ حسیؑں ہوا
بصرے میں یہ شہید ۔ سپردِ زمیں ہوا

www.emarsiya.com

بچّہ تھا ایک حضرتِ باقرؑ کا گلعذار | اقطر تھا نام جس کا جو تھا صاحبِ وقار
دو سال جس کی عُمر تھی دُنیا میں یادگار | قاتل ہے جس صغیر کا عُریانِ بد شعار

جس کے بیاں سے چشم ہے نم۔قلب چاک ہے
جو سامرے کی خاک میں پیوندِ خاک ہے

عبدؑ اللہ تھا جو جعفرِ صادقؑ کا نونہال | گہوارۂ جہاں میں رہا صرف ایک سال
یہ تھا ہلال ہی کہ اسے ہوگیا زوال | قاتل ہے اس پسر کا بھی عُریانِ بد خصال

اس کے الم سے چاک دلِ آسماں ہوا
بُسطام کی زمیں میں یہ گوہر نہاں ہوا

ہادیؑ تھا ایک اور امامِ ششم کا لال | دو سال جس کی عُمر تھی کمسن تھا خوش جمال
عبد اللہ جو کہ کوفے کا ساکن تھا بد خصال | ہاتھ اُسکے اس غریب کے خوں میں ہوئے ہیں لال

دامن میں اپنے رکھتی ہے کیا کیا گُہر زمیں
اس کا مقامِ دفن ہے کوفے کی سرزمیں

صالحؑ تھا نام۔موسیٰ کاظمؑ کا لال تھا | یوسف نے بے قصور اسے قتل کردیا
باغِ جہاں میں پھول یہ تھا تین سال کا | بادِ خزاں جو آئی تو یہ ٹوٹ کر گرا

اسکے بیانِ غم سے جگر چاک چاک ہے
کوفے کے ریگزار میں یہ زیرِ خاک ہے

طیّبؑ بھی ایک موسیٰ کاظمؑ کا تھا پسر | دُنیا سے سات سال میں یہ کرگیا سفر
اس کو پسند آگئی جنت کی رہ گزر | قاتل ہے اس کا ابنِ دمیعِ زبوں گہر

ایران ہے مقام اس عالی مقام کا
شیراز میں یہ دفن ہے بچّہ امامؑ کا

www.emarsiya.com

جعفرؑ جو نورِ چشمِ تقیؑ جواد تھا | تھی عُمر چار سال کی یہ قتل ہوگیا
قاتل کا نام اس کے براہیم ہے لکھا | باشندہ ہے یہ دشمنِ دیں ملکِ شام کا

آغوش میں زمیں کی چھپا ہے سخی کا لال
قُم میں ہوا ہے دفن محمد تقیؑ کا لال

جعفرؑ جو اک پسر حسنِؑ عسکری کا تھا | معصوم وہ شہید ہوا ایک سال کا
چھوٹے سے سِن میں راہیٔ ملکِ بقا ہوا | ماجُر نے اس کو قتل کیا وامصیبتا

بچّہ یہ اہلبیتِؑ حسنؑ عسکری میں ہے
معصوم یہ بھی دفن مقامِ دَری میں ہے

آلِ رسولؐ پر وہ مصائب پڑے شدید | جس کے اثر سے موم کے مانند ہو حدید
شمشیرِ ظلم و جَور سے کاٹی گئی ورید | کس عُمر میں آئمہؑ کے بچے ہوئے شہید

جب بن گئی شہیدوں کی تصویرِ کارواں
خود اصغرؑ و سکینہؑ بنے میرِ کارواں

اے کلکِ فکر ۔ حال سکینہؑ کا کر رقم | ہوجائے چشمِ عالمِ احساس جس سے نم
بن جائے قلبِ اہلِ وِلا کائناتِ غم | لیکن نہ کیفِ شوقِ سماعت کبھی ہو کم

مضمونِ ربط ۔ بنکے اپر ۔ جائے قلب میں
ہر لفظ مرثیہ کا اُتر جائے قلب میں

ماتم کی ہو بہار سکینہؑ کا مرثیہ | ہو لطفِ کردگار سکینہؑ کا مرثیہ
ہوجائے اشک بار سکینہؑ کا مرثیہ | بن جائے یادگار سکینہؑ کا مرثیہ

چہرہ اک اور ۔ مرثیے کا بے نقاب ہو
جس طرح آفتاب پسِ آفتاب ہو

www.emarsiya.com

خاصانِ حق مشیتِ یزداں کے ساتھ ہیں | عرفان ان کے ساتھ یہ عرفاں کے ساتھ ہیں
ایمان ان کے ساتھ یہ ایماں کے ساتھ ہیں | قرآن ان کے ساتھ یہ قرآں کے ساتھ ہیں

ہیں صادقین۔ سچ کا سبق ان کے ساتھ ہے
یہ ساتھ ساتھ حق کے ہیں

ان میں کوئی خلیلؑ کے دل کا ہے مدُعا | کوئی نمونہ ان میں ہے عیسیٰؑ کے زُہد کا
باطن میں کوئی موسیٰؑ عمراں کا ہے عصا | ان میں کوئی ہے ماحصلِ وصفِ انبیاؑ

گلزارِ مصطفےٰؐ کی مکمل بہار ہیں
پیغمبری صفات کے یہ ورثہ دار ہیں

ہم مرتبہ کہاں کوئی عز و وقار میں | اکسیر ان کی راہ گزر کے غُبار میں
دل ایسے ہیں کہ جبر بھی ہے اختیار میں | کوئی نہیں ہے فرق صغار و کبار میں

چھوٹا بھی ان کا ۔ بزمِ تجلی کا صدر ہے
ظاہر میں وہ ہلال ہے باطن میں بدر ہے

ہر ایک ان میں علمِ نبیؐ کا نشان ہے | چھوٹے کا جو بیاں وہ بڑے کا بیان ہے
ان کا مجاز۔سرِ حقیقت کی جان ہے | جُھولے میں جو ہے۔ بزمِ عمل میں جوان ہے

بچپن ہر اک کا ۔ پَرتَوِ حُسنِ شباب ہے
اس سرز میں کا ذرّہ بھی اک آفتاب ہے

ان کے ہیں قلب ۔ رازِ حقیقت لئے ہوئے | دامن بہارِ سایۂ رحمت لئے ہوئے
چہرے ہیں نورِ شمعِ امامت لئے ہوئے | ہر اک ہے ان میں عکسِ نبوت لئے ہوئے

ان کا وقار ۔ حشر کے ہے دن پہ منحصر
انکی بزرگی ان کے نہیں سِن پہ منحصر

www.emarsiya.com

اصغرؑ ہے ان میں حیدرِؑ صفدر کا ورثہ دار | میداں میں اپنی پیاس کی دُنیا پہ آشکار
لشکر کے دل پہ کردیا مظلومیت کا وار | سوکھی ہوی زباں سے لیا کارِ ذوالفقار

ننھی زباں نکلتے ہی سفاک ہٹ گئے
قطرہ نہ ایک خوں کا گرا۔قلب کٹ گئے

ان کے ہیں ہاتھ شانِ سخاوت سے آشنا | ان کے قدم ہیں راہِ طریقت سے آشنا
ان کے قلوب روحِ عبادت سے آشنا | ششماہا تک ہے رمزِ شہادت سے آشنا

وقتِ سفر تھا ۔ مقصدِ سرورؑ نگاہ میں
آیا بہن کی گود سے آغوشِ شاہؑ میں

ان میں ہی ایک بنتِ شہِؑ مشرقین ہے | پُھپیوں کی آرزو۔دلِ مادر کا چین ہے
آنکھوں میں اپنے باپ کی جو نورِ عین ہے | جس کا وجود ۔ روحِ حیاتِ حسینؑ ہے

زندانِ صبر و ضبط میں جو نام کرگئ
چُھوٹی سی عُمر میں جو بڑا کام کرگئ

کرتے ہیں یاد جس کو ہواخواہِ حُریت | احسان مانتی ہے گزرگاہِ حُریت
رنگین جس کے خون سے ہے راہِ حُریت | زندان ۔ اور جانِ شہنشاہِ حُریت

آباد ۔ قلب میں رہی آبادیٔ ضمیر
قیدی نہ بن سکی کبھی آزادیٔ ضمیر

جو قلبِ شہؑ میں آیتِ توقیر بن گئ | قرآنِ نور ۔ چہرے کی تنویر بن گئ
اک دن زبُورِ نُطق کی تفسیر بن گئ | حیدرؑ کی ضرب ۔ قوتِ تقریر بن گئ

مظلومیت نے شام کا لشکر ہلا دیا
ظلم و ستم کا قلعۂ خیبر ہلا دیا

www.emarsiya.com

تحریر جس کے ہاتھ کی پروانۂ جناں | جو جان ہے شفیعۂ محشر کی بے گماں
تصویر جس کی پیاسے کی آنکھوں میں ہے نہاں | زہراؑ کا صبر۔جس نے جہاں پر کیا عیاں

سر پر ہے جس کے پَرتَوِ تاثیرِ فاطمہؑ
جس کی ردا ہے چادرِ تطہیرِ فاطمہؑ

کرتی رہی یہ آیتِ تطہیر سے کلام | معنی سے گفتگو ۔ کبھی تفسیر سے کلام
اس نے کیا ہے اصغرؑ بے شیر سے کلام | کرتی ہے سُو کے سینۂ شبیرؑ سے کلام

یہ صدرِ شاہؑ دیں کے ہے شایاں بنی ہوی
قرآں پہ ایک آیتِ قرآں بنی ہوی

صابر نگاہ اس کی ہے اور نفس۔محترم | دیکھا ہے زلفِ شامِ غریباں کا پیچ وخَم
کیا کیا نہ اس پہ شامیوں نے ڈھائے ہیں ستم | لُوٹا نہ ہوتا کاش علمدارؑ کا علم

رہتی نہ آرزو تو کُھلے سر سکینہؑ کی
بنتا پھریرا چھوٹی سی چادر سکینہؑ کی

حیراں کیا ہے صبر کے اعلیٰ جہاد نے | غمگیں کیا مدینۂ غم کے سواد نے
نذرانہ دیکھ رکھا ہے میری مُراد نے | رلوایا زخمِ گوشِ سکینہؑ کی یاد نے

اشکِ غمِ سکینہؑ ہیں اختر بنے ہوئے
دامن میں فاطمہؑ کے ہیں گوہر بنے ہوئے

جو دہر میں تھی روحِ امانت بنی ہوی | شہؑ کی نظر میں نورِ بصارت بنی ہوی
آئینہ دارِ چہرۂ فُرقت بنی ہوی | رخصت کے وقت عالمِ حسرت بنی ہوی

جس کی نظر میں درد کی دُنیا سمٹ گئی
جو شاہؑ کے فَرس کے سُموں سے لپٹ گئی

www.emarsiya.com

غم میں چچا کے اُس کا گریبان تھا پھٹا | اس کو پتہ نہ لاشۂ عباسؑ کا مِلا
لاشہ پڑا تھا ایک قیامت بنا ہوا | ساحل پہ آتی گر تو عجب انقلاب تھا

کانوں کے زخم آ کے دکھاتی جو لاش پر
کروٹ بدلتا حشر ۔ یہ آتی جو لاش پر

دربار میں کلام کیا جس نے صاف صاف | کرتی رہی جو کعبۂ مقصود کا طواف
جس نے جہادِ صبر کیا ظلم کے خلاف | گریئے سے جس کے پڑ گئے زندان میں شگاف

وہ ضبط۔جس نے ظلم کے چہرے کو فق کیا
دیوارِ قصرِ بیعتِ فاسق کو شق کیا

تاریخ میں ہے خوں سے رقم جس کی داستاں | تھا جس کے ساتھ ساتھ یتیمی کا کارواں
کُرتا ہے جس کا کشتیٔ مقصد کا بادباں | جس کے نَفَس میں سوزِ عطش بن گیا دھواں

وہ ۔جسکی سُوکھی مشک نے میداں بدل دیا
عباسؑ کے جہاد کا عنواں بدل دیا

بازار سے دمشق کے ہوتا تھا جب گُزر | بیٹھی ہوی تھی ایک شُتر پر یہ بے پدر
قطرے لہو کے گرتے تھے کُرتا تھا خوں سے تر | ہر ایک کی نگاہ تھی کانوں کے زخم پر

یہ زخم ۔ اک اضافہ ہیں قسمِ نِقاب میں
زینبؑ کا سر انہوں نے چھپایا حجاب میں

ماتم سے جس کو سیر ہی ہونے نہیں دیا | اشکوں کو تارِ غم میں پرونے نہیں دیا
مُنہ اپنا آنسوؤں سے بھی دھونے نہیں دیا | دشمن کے ڈر نے باپ پہ رونے نہیں دیا

جو ظلم سے نہ ڈھل سکے ارماں کی شکل میں
سہمے ہوئے وہ اشک ہیں طوفاں کی شکل میں

بحرِ الم میں ڈوب گئی اس کی زندگی | تصویر ۔ بن گئی تھی یہ دادی کے صبر کی
بچی مصیبتیں بھی طمانچوں کی سہہ گئی | روتے ہوئے جو کہتی تھی معصوم یا علیؑ

کیا کیا نہ کام اسمِ علیؑ سے نکلتے ہیں
آنکھوں سے گرتے

نطقِ علیؑ کی شان ہے جس کے کلام میں | جس کی عطش کی شکل ہے پانی کے جام میں
تاثیرِ انکسارِ یتیمی ہے نام میں | سلطانِ حُریت کی ہے جاں قیدِ شام میں

کچھ حد نہیں ہے ظالموں کے ظلم و جبر کی
جس کی ہے قبر آخری منزل پہ صبر کی

سُوزِ عطش سے پُھنکتے تھے جس کے دل وجگر | دریا پہ جس کی تشنہ دہانی کا تھا اثر
حیران تھے عکس دیکھ کے عباسِؑ نامور | خیمے میں رہ کے آئی ہے پانی میں جو نظر

غائب کے رنگ میں بھی بشانِ حضور بھی
دریا سے تھی قریب بھی دریا سے دُور بھی

عباسؑ کا بھی قلب چھدا ہے مثالِ مشک | عباسؑ کی ہے موت ۔ ملالِ مآلِ مشک
بچی کے ذہن سے جو رہا اتصالِ مشک | کہتا تھا پیاس پیاس مسلسل خیالِ مشک

وہ خضرؑ جس کو مَس نہیں آبِ حیات سے
جو تشنہ لب پلٹ گیا جا کر فرات سے

عباسؑ کے ورود سے ساحل پہ تھی دہمک | بُوئے گلِ وفا کی ہواؤں میں تھی مہک
آئینۂ فرات میں بچی کی تھی جھلک | موجیں نہ تھیں نگاہ میں شعلوں کی تھی لپک

پیاسی وہ۔جس نے ظلم سہے ہیں حیات میں
جس کی عطش نے آگ لگا دی فرات میں

www.emarsiya.com

عالَم کا دل فگار کیا جس کی پیاس نے | پانی کا انتظار کیا جس کی پیاس نے
دریا کو بیقرار کیا جس کی پیاس نے | مومن کو اشکبار کیا جس کی پیاس نے

مشکیزۂ سکینہؑ پہ جس دم نظر گئی
سمٹی ہے یوں فرات کہ آنکھوں میں بھر گئی

بے چین تھی جو شامِ غریباں کی گود میں | جو رُو رہی تھی اشک کے طوفاں کی گود میں
اک حشرِ انتظار جو تھی ماں کی گود میں | جو زندہ لاش بن گئی میداں کی گود میں

جس کا تھا قلب سوزشِ پنہاں کی چھاؤں میں
گویا تھی دھوپ شامِ غریباں کی چھاؤں میں

جب کربلا میں شامِ غریباں عیاں ہوی | آلِ رسولؐ اور بھی صرفِ فغاں ہوی
میدانِ نینوا کی فضا خوں فشاں ہوی | تاراجئ خیامِ شہِؑ انس و جاں ہوی

حیراں ہوئے جو اہلِحرم دل دھڑک گئے
خیموں میں آگ لگ گئی شعلے بھڑک گئے

اک لے چلا صغیر کا جُھولا جلا ہوا | عابدؑ کا اک عدو نے مُصلےٰ اُٹھا لیا
دامن جلا کے ہنستا ہے کوئی سکینہؑ کا | زینبؑ کے سر سے کھینچ رہا کوئی ردا

مُٹھی میں اپنی حشر کا منظر لئے ہوئے
جاتا ہے ایک بچی کے گوہر لئے ہوئے

بہنا ہی آبِ مشک کا محشر سے کم نہ تھا | خوں اب ٹپک رہا ہے سکینہؑ کے کان کا
اے جانے والے سُن تو سہی رحم کر ذرا | دریا کی سَمت سے یہ گُہر لے کے اب نہ جا

روحِ وفا کا قلب تاثُر سے پھٹ نہ جائے
عباسِؑ نامدار کا لاشہ اُلٹ نہ جائے

www.emarsiya.com

اُمید ہی نہ تھی کبھی اس انقلاب کی
عترت ہے سر کھلے شہِؑ گردوں رکاب کی
بکھری ہوی ہیں آئتیں اُم الکتاب کی
عُریاں سروں پہ روشنی ہے ماہتاب کی
اے ظالمو۔تمہارے نہ یہ ہاتھ آئیگی
چادر یہ چاندنی کی ہے لُوٹی

بیٹھی ہوی ہے آلِ پیمبرؐ زمین پر
تا آسماں غریبوں کی آہوں کا ہے اثر
بے وارثوں کے دل ہیں پریشاں کھلے ہیں سر
یادِ حسینؑ دل میں ہے ۔مقتل پہ ہے نظر
غُربت کی شب ہے اور یہ روشن دماغ ہیں
لاشوں کے زخم دُور سے گویا چراغ ہیں

اک چوب ہے لئے ہوئے ہمشیر شاہؑ کی
عباسؑ کی جگہ پہ ہے زہراؑ کی لاڈلی
محوِ طلایہ اب ہے باندازِ حیدری
زینبؑ کو اک سوار نظر آیا اُس گھڑی
اپنے فرس کو اور بڑہاتا تھا وہ سوار
اہلِ حرم کی سمت ہی آتا تھا وہ سوار

زینبؑ پکاری بڑھتے ہو کیوں بس وہیں رُکو
کچھ بھی نہیں ہے۔لُٹ چکے۔ایذا ہمیں نہ دو
کرتی ہوں میں طلایہ مری راہ سے ہٹو
تم کون ہو۔کدہر کا ارادہ ہے کچھ کہو
دل میں بسی ہے یاد شہِؑ مشرقین کی
رُو رُو کے سوئی ہے ابھی بچی حسینؑ کی

بالکل قریب آگیا جس وقت وہ سوار
یہ کہکے ڈالا ہاتھ عناں پر جو ایک بار
زینبؑ پکاری آگے نہ اب بڑھنا زینہار
بولا نقاب اپنی اُلٹ کر وہ ذی وقار
آیا ہوں میں نجف سے مجھے جانتی نہیں؟
زینبؑ ۔ترا پدر ہوں میں ۔ پہچانتی نہیں ؟

www.emarsiya.com

آنسو بہا کے بولی یہ تب دخترِ علیؑ | بابا اب آئیے ۔ جب کہ قیامت گزر گئی
خنجر سے آہ شہ رگِ شبیرؑ کٹ چکی | ایسی میں لُٹ گئی کہ ردا تک نہ اب رہی

عباسؑ بھی فرات کے ساحل پہ سُو گئے
مجروح کان آپ کی پوتی کے ہوگئے

القصہّ جب یہ شامِ قیامت گزر چکی | کوفے کی سمت عترتِ احمدؐ رواں ہوئی
کوفے سے تا بہ شام مصیبت بڑی پڑی | ان قیدیوں نے راہ میں ایذا بہت سہی

جب جاچکے یزید کے دربارِ عام میں
بیکس اسیر ہوگئے زندانِ شام میں

رُوداد ہے یہ دخترِ شاہِؑ انام کی | تاریکیاں ہیں ذہن میں زندانِ شام کی
قدرت نہیں رہی ہے مجھے اب کلام کی | امداد چاہیے مجھے چوتھے امامؑ کی

عابدؑ کے رُخ کا نور بحدِ نظر رہے
بیمار کا خیال چراغِ سحر رہے

اس روشنی میں شام کا زنداں نظر پڑا | جس میں دکھائی دیتی ہے بنتِ شہِؑ ہدا
زنداں میں ایک شغل یہی ہے غریب کا | نامِ حسینؑ خاک پہ لکھا مِٹا دیا

زنداں لرز رہا ہے یہ ہے بیکسی کا کھیل
بعدِ حسینؑ بس یہ رہا زندگی کا کھیل

دُرّے کا اُول ایک قیامت ہے پُشت پر | ننھی سی جاں پہ ایک مصیبت ہے پُشت پر
سنگینیٔ جفا کی علامت ہے پُشت پر | یہ زخم ۔ نقشِ اجرِ رسالت ہے پُشت پر

یہ حشر ۔ ایک تیر ۔ جگر میں چبھو گیا
پہلوئے فاطمہؑ پہ نیا زخم ہوگیا

www.emarsiya.com

کرتی تھی ایک رات کو زنداں میں یہ بُکا | بابا کو دیکھ پائے یہ تھا دل کا مُدعا
ہندہ کو سارا حال یہ معلوم جب ہوا | اُس نے یزیدِ نحس کو چونکا کے یہ کہا

تسکینِ دخترِ شہؑ بے سر کو بھیج دے
زنداں میں فرقِ سبطِ پیمبرؐ

بھیجا یزیدِ نحس نے جب سر حسینؑ کا | زنداں ۔ اس آفتاب سے پُر نور ہوگیا
رونے کا ہر طرف سے اسیروں میں غل اُٹھا | فرقِ پدر سکینہؑ نے آغوش میں لیا

اک حشر بن کے دل کی تمنا بر آئی ہے
تقدیر نے یہ باپ کی صورت دکھائی ہے

مُنہ رکھ کے مُنہ پہ باپ کے کرتی تھی یہ بُکا | تازہ تھا حشر شام کے زندان میں بپا
زینبؑ نے دی یہ سیدِ سجادؑ کو صدا | بچی خموش کیوں ہوی بیٹا یہ کیا ہوا

زندانیوں میں قید کی تفسیر ہوگیا
عابدؑ اُٹھے تو ماتمِ زنجیر ہوگیا

پیشِ بتولؑ ۔ خُلد میں یہ باریاب ہے | جنبش میں مثل۔ مہد کے قلبِ ربابؑ ہے
بچی اجل کے فرش پہ مصروفِ خواب ہے | معراج پر سکون کی اب اضطراب ہے

دُرّوں کے اُول۔ اہلِ حرم کو رُلا تے ہیں
کانو نکے زخم خون

کیا جھیلتے ہیں آفتیں سجادِؑ خوش لقب | زنداں میں دفن کردیا بچی کو وقتِ شب
مادر کے دل کی آہ تھی اور بھائی کا تعب | بس قبر بن گئی یہ مُجسّم ہوئے ہیں جب

گریاں حرم تھے تازہ قیامت پہ رات بھر
سوزِ جگر کی شمعیں تھیں تربت پہ رات بھر

www.emarsiya.com

تصویرِ یاس-یادِ سکینہؑ میں تھے حرم
خوابِ اجل میں محو تھی بنتِ شہؑ اُمم
زندان کی فضا میں تھا احساسِ درد و غم
تازہ ہوا تھا شہؑ کے علمدارؑ

نقشِ کمالِ ضبط تھا دامانِ صبر پر
سکتہ تھا ماں کو بیٹھی ہوی تھی وہ قبر پر

سُنئے دلوں کو تھام کے اب ایک ماجرا
اک مجتہد تھے اسمِ گرامی تھا ۔ مرتضٰی
جس پر ہی اختتام ہے میرے کلام کا
آئیں سکینہؑ خواب میں اور اُن سے یہ کہا

لاشہ مرا عجیب مصیبت میں آگیا
رِس رِس کے پانی اب مری تُربت میں آگیا

اُس کی نمی سے لاش پہ میری ہوا اثر
لاشہ مرا نکالنا تم ۔ قبر کھول کر
اِس کیفیت سے اب مری میت کو ہے خطر
تُربت کو ہر طرح سے بنا

رکھ دینا خاک پر اُسی حالت میں لاش کو
کردینا دفن پھر مری تُربت میں لاش کو

کھولی جو قبرِ دخترِ شاہنشہِ زماں
دیکھا جو غور سے تو یہ محشر ہوا عیاں
اُس مجتہد کی آنکھوں سے آنسو ہوئے رواں
رُخسارِ بنتِ شہؑ پہ طمانچوں

اب تک ہے جسم میں وہی کُرتا جلا ہوا
کانوں کے زخم تازہ ہیں خوں ہے بھرا ہوا

باقرؔ قلم کو روک کہ ظاہر ہوا کمال
یہ بنتِ شہؑ کا فیض ہے تیری تھی کیا مجال
یہ مرثیہ ہے جدّتِ مضموں میں بے مثال
محفل کو زخمِ گوشِ سکینہؑ کا ہے خیال

تسکینِ قلبِ دخترِ سرورؑ بنے ہوئے
آنسو ٹپکتے جاتے ہیں گوہر بنے ہوئے

www.emarsiya.com